اللہ کے دشمنوں سے دوستی یا...........؟

شیخ الاسلام محمدبن عبدالوہاب ؒ

مؤلف: شیخ الاسلام محمد بن عبد الوھاب رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: استاد خلیق الرحمٰن قدر حفظہ اللہ

اللہ کے دشمنوں سے دوستی یا......؟

مؤلف:شیخ الاسلام محمدبن عبدالوہابؒ
ترجمہ:استاد خلیق الرحمٰن قدر[illegible]

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

●

مقدمہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد !

کسی بھی مسلمان کے لیے زیادہ قابل یقین بات قرآن وحدیث کی ہونی چاہیے اس لئے کہ یہ اللہ علیم وخبیر کا نازل کردہ دین ہے جو مخلوق کے ہر قسم کے حالات سے واقف ہے ۔ان کی ضروریات اور مصالح ومفاسد کو اچھی طرح جانتا ہے ۔دیگر مخلوقات کی بنسبت انسان کی رہنمائی کے لیے انبیاء کی بعثت کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ہر نبی اپنے اپنے وقت میں اپنی امت کو ان کے نفع ونقصان ،خیر وشر ،دنیوی واخروی کامیابیوں وناکامیوں سے آگاہ کرتے تھے ۔نبی کے دنیا سے چلے جانے کے بعد اس کی امت میں عام طور پر دوگروہ بن جاتے تھے ۔کچھ تو مخلص متبعین ہوتے تھے جو خود بھی نبی کی تعلیمات پر عمل پیرا رہتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیتے تھے ۔

انسان پر احکام الٰہی کے ساتھ ماحول اورمعاشی ومعاشرتی حالات کا بھی اثر ہوتا ہے ۔بعض معاشرتی اثرات انسان کے شعور کو اس قدر متاثر کرلیتے ہیں کہ اس کی ایک خاص عادت وخصلت ایسی پختہ ہوجاتی ہے کہ جسے بدلنے کے لیے بہت زیادہ کوشش کی ضرورت پڑتی ہے ۔انسان کے ان معاشرتی حالات میں سے ایک حالت ہے ''غلامی''۔چونکہ غلام کی خواہشات ،احساسات ،میلانات دوسروں کے احکام کے پابند ہوتے ہیں ،اس لئے وہ اندر ہی اندر سلگتا ،کڑھتا رہتا ہے اور اپنے غصے کا اظہار نہیں کرسکتا کیونکہ وہ مجبور ومقہور اور ماتحت ہے ۔اگر غلامی کی یہ حالت سالوں بلکہ صدیوں تک رہے تو اس کے برے اثرات نسلوں تک منتقل ہوتے رہتے ہیں اور پھر ایسی قو م دنیا کی ہر قوم سے نفرت کرنے لگ جاتی ہے اور اپنی مجبوری ومقہوری کا انتقام تمام دنیا کے آزاد لوگوں سے لینا چاہتی ہے ۔اس طرح وہ خود بھی قابل نفرت قوم بن جاتی ہے ۔ان سے خیر کی توقع کبھی نہیں رکھی جاسکتی ۔اس کی مثال ہمارے سامنے ''یہود''کی صورت میں موجود ہے ۔سیدنا یوسف علیہ السلام کے

چند سال بعد تک مصر پر حکمرانی کرنے کے بعد جب عمالقہ نے اقتدار سنبھالا اور رفتہ رفتہ اولادِ یعقوب یعنی بنی اسرائیل غلام بنے ،فراعنۂ مصر نے رسوائی کی زندگی ان کا مقدر کردی ،غلامی ان میں نسلوں تک جاری رہی تو ان کے مزاج میں آزاد انسانوں سے نفرت رچ بس گئی ۔جناب موسیٰ ؑنے انہیں اس ذلت سے آزادی دلائی مگر انہوں نے احسان ماننے کے بجائے بزدلی اور بد طینی کی بناء پر جناب موسیٰ ؑکو میدان’’ تیہ‘‘ میں پریشان وسرگرداں رکھا ۔انہیں مختلف ایذائیں دیں ۔پھر جناب عیسیٰ ؑکے قتل کی ناکام سازش کی ۔

ان کے بعد جناب محمد ﷺ کی بعثت کے بعد یہود نے اپنی فطری بدباطنی کے سبب آپ ﷺکے خلاف خفیہ واعلانیہ سازشیں کیں اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے ۔اسی لئے اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو یہود ونصاریٰ سے تعلقات رکھنے یا ان سے کسی قسم کی خیر کی توقع رکھنے سے منع کیا ہے ۔انہیں مسلمانوں کا بدترین دشمن قرار دیا ہے مگر بعض سادہ لوح یا مطلب پرست نام نہاد مسلمان قرآن مجید کے واضح احکامات کو نظر انداز کرکے ان دشمنان دین وقاتلان انبیاءؑسے دوستی کی پینگیں بڑھاتے ہیں ۔ایسے نام نہاد مسلمانوں کو قرآنی احکامات سے روشناس کروانے کے لیے امام محمد بن عبدالوہاب ؒنے اپنی کتاب مجموعہ توحید میں ایک باب ’’الولاء والبراء‘‘کے عنوان سے لکھا جس میں قرآنی آیات اور احادیث رسول ﷺکی روشنی میں یہ واضح کیاگیا ہے کہ کسی مسلمان کے لیے یہود یا کسی نصاریٰ سے دوستی جائز نہیں ہے ۔

اس اہم مسئلے کو ہر خاص وعام تک پہنچانے کے لیے اپنا تبلیغی فرض پورا کرنے کی کوشش ٹرسٹ نے بخوبی ادا کی ہے ۔ کتاب کو آسان فہم ،سلیس اردو زبان میں منتق کرنے کا سہرا جناب خلیق الرحمن قدر ؔصاحب کے سر ہے جنہوں نے اس اہم مسئلے پر مشتمل عربی کتاب کو خوش اسلوبی سے اُردو کے قالب میں ڈھالا ہے ۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کاوش کو مصنف ،مترجم ،ناشران ومعاونین کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے اور مسلمانوں کی رہنمائی کا ذریعہ بنادے آمین۔

ابوجنیدہ
استاد جامعہ ستاریہ گلشن اقبال کراچی

●

آپ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے کفار اور مشرکین سے دشمنی اور عداوت کو فرض قرار دیا ہے اور اس کو اختیار کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے ۔اسی طرح کفار اور مشرکین کے ساتھ دوستی کرنے اور محبت کرنے کو حرام قرار دیا اور سختی سے اس بات کو منع فرمایا ہے۔

اس ممانعت کی شدت کو اس بات سے سمجھا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم میں توحید کی فرضیت اور شرک کی حرمت کے بعد سب سے زیادہ اسی حکم کا تذکرہ موجود ہے کہ مشرکین سے دوستی حرام اور ان سے دشمنی فرض ہے۔

قرآن حکیم سے دلائل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لا تُفْسِدُوا فِي الأرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴾ (البقرہ: 11)

’’اور جب ان سے کہا جائے کہ تم زمین میں فساد مت کرو وہ کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں‘‘۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ابن جریر ؒفرماتے ہیں:

’’منافقین اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہوئے زمین میں فساد پھیلاتے ہیں جن اعمال سے ان کو روکاجائے اسی کا ارتکاب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض کو ضائع کرتے ہیں ‘‘۔

یہ اہکے دین کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا رہتے ہیں حالانکہ یہ دین دلی تصدیق اور اس کی حقیقت پر ایمان لائے بغیر قبول نہیں ہوتا اور یہ منافقین اپنے جھوٹے دعوؤں سے مومنین کو جھٹلاتے ہیں حالانکہ اپنے دعوؤں کے برخلاف وہ خود جھوٹ اور شک پر قائم ہوتے ہیں ۔اور کبھی یہ موقع پاجائیں تو اللہتعالیٰ کے دوستوں کے مقابلے میں اللہاور اس کے رسولوں اور نازل کردہ کتابوں کو جھٹلانے والوں کے مددگار بنتے ہیں دراصل یہی لوگ حقیقی فساد پھیلانے والے ہیں ۔

اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ابن کثیر ؒنے فرمایا :

درحقیقت مومنوں کا کافروں کو دوست ٹہرانا ہی فساد في الارض ہے ۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ﴿ (الانفال 73:)

’’کافر آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اگر تم نے ایسا)یعنی آپس میں گہری دوستی کا تعلق قائم(نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور زبردست فساد پیدا ہوجائے گا ۔‘‘

اس آیت میں اللہتعالیٰ نے مومنین اور کفار کو باہم دوستی سے منع فرمایا ہے۔ اسی مضمون کی ایک دوسری آیت میں اللہتعالیٰ نے فرمایا ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ﴿ (النساء144:)

’’اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہکی حجت قائم کرلو؟

ایک طرف اس طرح کے واضح احکامات ہیں دوسری طرف لوگوں کایہ کہنا کہ ہانما نحن مصلحونہہم تو صرف اصلاح کرتے ہیں یعنی ہم تو چاہتے ہیں ہم مسلمان اور کافروں دونوں فریقوں کے درمیان رہیں اور ان کی اصلاح کریں بالکل غلط سوچ ہے۔ ایسے لوگوں کے حق میں اللہتعالیٰ نے فرمایا :

أَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُونَ ﴾)البقرہ : 12)
’’خبردار درحقیقت یہی فساد کرنے والے ہیں ‘‘

اس کے بعد امام ابن کثیرؒفرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو حد سے گزررہے ہیں اور یہ گمان کررہے ہیں کہ ہم اصلاح کررہے ہیں ،حالانکہ یہی تو عین فساد ہے لیکن یہ جہالت کے مارے سمجھ نہیں رہے کہ)بیک وقت مومنین اور کفار سے دوستی رکھنا بجائے خود فساد ہے (ہم نے اکثر اوقات دیکھا ہے کہ جب ان لوگوں سے دریافت کیا جائے کہ کیا بات ہے ،تم برائیاں اور فساد پھیلانے والوں کی محفلوں اورمجالس میں کیوں بیٹھتے ہو؟وہ فوراً جواب دیتے ہیں :ہم تو ان سے دنیوی فوائد حاصل کرتے ہیں ،ان کی وجہ سے ہمارے معاملات زندگی سنور اور سدھر جاتے ہیں ،ہمارے تو ان کے ساتھ اچھے مراسم ہیں ،ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہوں نے ان لوگوں کے سلسلے میں کبھی اہ سے اچھا گمان نہیں رکھا اگر کبھی یہ لوگغالب آگئے اورمومنین مغلوب ہوگئے تو ہمارا کیا بنے گا ؟یہ لوگ اہسے اسی بدگمانی کی بناء پر اہل باطل کو اپنا دوست بناتے ہیں ،ان کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا ضروری سمجھتے ہیں ،یہ لوگ ہرحال میں ان کے ساتھ راضی رہتے ہیں ،گویا زبان حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ:

نَخْشَى أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ﴾(المائدہ52:)
ترجمہ:’’ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی مصیبت نہ آجائے ۔‘‘

) یعنی یہ لوگ صرف اس بنا پر کفار سے دوستی رکھتے ہیں کہ یہ کہیں ہمارے لئے کوئی پریشانی نہ کھڑی کردیں ،ان کو اہاور عذاب آخرت کا کوئی خوف نہیں بلکہ دنیا کی پریشانی سے بچنے کے لیے کفار سے دوستی ضروری سمجھتے ہیں ،ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اہتعالیٰ نے فرمایا:

أَلا إِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لا يَشْعُرُونَ ﴾(البقرہ 12:)
’’جان رکھو کہ یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں مگریہ سمجھ نہیں رکھتے ‘‘

اور فرمایا:

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا(النساء:138)

’’منافقوں کو خوشخبری سنادو ک ان ک لی دردناک عذاب یقینی جن کی حالت ی ک مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنات پھرت یں کیا ان ک پاس عزت کی تلاش میں جات یں ؟)تو یاد رکھیں ک (عزت تو ساری کی ساری اک قبض میں ‘‘

پھر اسی سورت کی دوسری آیت میں فرمایا :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا (النساء144:)

ا ایمان والو!مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست ن بناؤ ،کیا تم چات و ک اپن اوپر اتعالیٰ کی حجت قائم کرلو؟

امام ابن کثیر ن فرمایا:

اس آیت میں ا تعالیٰ ن ان لوگوں کی صفات بیان کی یں جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنات یں ،ی درحقیقت ان ک ساتھ ی یں اور ان ک ساتھ خفی آشنائی رکھت یں ی لوگ مومنوں س علیحدگی میں اپن دوستوں)مشرکین(س کت یں:

إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ (البقر:14)

م تو تمار ساتھ یں ،م تو صرف مذاق کرر تھ

یعنی مارا مومنوں س اظار محبت مذاق ک طور پران س ظاری موافقت کی حد تک اتعالیٰ ن کافروں س دوستی کرن والوں س سخت ناراضگی کا اظار فرمایاک :

أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ

کیا ی لوگ ان ک پاس عزت کی تلاش میں جات یں ؟

پھر یہ وضاحت فرمائی کہ عزت اور سربلندی تو فقط اللہ وحدہ لاشریک کے پاس ہے یا اس کو عزت ملتی ہے جسے اللہ تعالیٰ عزت بخش دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ﴾)فاطر :10)
جو شخص عزت کا متلاشی ہے تو وہ جان لے کہ عزت توتمام کی تمام اللہ کے پاس ہے۔

اسی بات کو دوسری آیت میں یوں بیان فرمایا :

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ ﴾)المنافقون: 8)
اور عزت تو اللہ،اس کے رسول ﷺ اور مومنین کے لیے ہے۔

ان تمام آیات کا مقصد لوگوں کو صرف اللہ تعالیٰ سے طلب عزت پر ابھارنا ہے۔دوسرا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کی توجہ اللہ کی بندگی کی طرف مبذول کرائی جائے جن کے لیے اس دنیا میں بھی مدد ونصرت ہے اور قیامت کے دن بھی ۔ان شاء اللہ۔

جب ان مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ کافروں سے دوستی کرنا منافقین کاشیوہ ہے :تویہی بات اس کے حرام وممنوع ہونے کے لیے کافی ہے ،جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

لا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللِہ فِي شَيْءٍ)آل عمران:28)
مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں ،جو ایسا کرے گا وہ اللہ کی کسی حمایت میں نہیں۔

اس آیت میں واضح طور پر منع کیا گیا کہ کافروں سے دوستی نہ رکھو ،اور فرمایا کہ ’’جو ایسا کرے گا،یعنی جو ان سے تعلق رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے تعلق نہ رکھے گا ؛ یعنی وہ اللہ سے بری اور اللہ اس سے بری ،اس آیت میں)کفار سے دوستی کرنے والوں کیلئے (سخت ترین ڈانٹ اور تنبیہ ہے تاکہ اسلام اور توحید کی حفاظت ہوسکے ۔
ایک دوسری آیت میں اللہ تعالی نے فرمایا :

تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللہُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ،وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللہِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴾)المائدہ : (80-81

’’ان میں بہت سے لوگوں کو آپ دیکھیں گے کہ وہ کافروں سے دوستیاں رکھتے ہیں ،جو کچھ انہوں نے اپنے لئے آگے بھیج رکھا ہے ،وہ بہت برا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوا اور یہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے ۔اگر انہیں اللہ پر اور نبی پر اور جو نبی پر نازل کیا گیا ،اس پر ایمان ہوتا تو یہ کفار سے دوستیاں نہ رکھتے ،لیکن ان میں اکثر لوگ فاسق ہیں‘‘۔

شیخ الاسلام ؒنے فرمایا:

اس آیت نے واضح کردیا ہے کہ اللہ ،اس کے رسول اور اس کے نازل کردہ دین پر ایمان لانے کے لیے لازم ہے کہ کفار سے دوستی نہ رکھے ،یہ اس کے ایمان کا تقاضا ہے ۔اگر دوستی کرے گا توایمان نہیں یہ دونوں)یعنی ایمان لانا اور کفار سے دوستی نہ رکھنا(ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کے دوستوں پر اپنی ناراضگی اور ہمیشگی کے عذاب کا وعدہ فرمایا ہے ۔اور خبر دی کہ کفار کی دوستی)جیسے بڑے (جرم کا ارتکاب صرف وہی کرسکتا ہے جو مومن نہیں کیونکہ اللہ ،اس کے رسول ﷺ اور کتابوں پر ایمان لانے والے تو ان کے ساتھ دوستی نہیں بلکہ دشمنی رکھتے ہیں ،جیسا کہ اللہ تعالیٰ سیدنا ابراہیم ؑاور ان کے ساتھ دیگر رسولوں کے طرز عمل کے بارے میں خبر دے رہا ہے ۔)اس کی تفصیل ان شاء اللہ آگے آئے گی(۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللہَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ،فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ فَعَسَى

إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَى مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ ﴾ (المائدہ : 51-52)

اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ ،یہ لوگ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔تم میں سے جو ان میں سے کسی سے دوستی کرے گا وہ بے شک انہیں میں سے ہے ،ظالموں کو اللہ ہرگز راہِ راست نہیں دکھاتا ۔(اے نبی) آپ دیکھیں گے جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ دوڑ دوڑ کر ان (کفار) میں گھس رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خطرہ ہے ،ایسا نہ ہو کوئی حادثہ ہم پر پڑ جائے بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح دے دے ،یا اپنے پاس سے کوئی اور چیز لے آئے پھر تو یہ اپنے دلوں میں چھپائی ہوئی باتوں پر بہت نادم ہونے لگیں گے۔‘‘

الغرض اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مومنوں کو یہود ونصاریٰ سے دوستی کرنے سے روکا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ جو ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں شمار ہوگا یعنی جو کسی یہودی کو اپنا دوست بناتا ہے وہ یہودی ہے اورجوکسی عیسائی کو دوست بناتا ہے وہ عیسائی ہے ۔

ابن ابی حاتم نے محمد بن سیرین سے روایت کی ،وہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عتبہ نے فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ وہ یہودی یا عیسائی بن جائے اور اس کو خبر بھی نہ ہو ۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ کا اشارہ اسی مذکورہ بالا آیت کی طرف ہے ۔

اسی ضمن میں یہ بات بھی آجاتی ہے کہ جو کسی مشرک سے دوستی رکھے گا وہ مشرک ہے ۔کیونکہ اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) اور دیگر کفار میں کوئی فرق نہیں پھر اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ’’جن کے دلوں میں بیماری ہے‘‘یعنی جو دین کے بارے میں شکوک وشبہات رکھتے ہیں ،وہی تو کفر میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ اپنے خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں :ہم ڈرتے ہیں ہمیں

نقصان نہ پہنچ جائے ‘‘یعنی جب انہیں کفار سے دوستی سے روکا جـائے تـو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس بـات سـے خـوفزدہ ہیں کہ مستقبل میں حکومت ان کے پاس نہ چلی جائے ہوہ ہمارے ملکوں پر غلبہ حاصل کرکے ہمارے جان ومـال پـر قـابض نہ ہوجـائیں اور ہم دربدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور نہ ہوجائیں ۔

ذرا بتـائیے ! اس سـے بـڑھ کـر اسـے نااميـدی اور بـدگمانی کیـا ہوسکتی ہے ؟ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

الظَّانِّينَ بِاللِّ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّـوْءِ وَغَضِـبَ اللُّ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۔)الفتح : 6)

یہ لـوگ اللہ تعـالیٰ کے بـارے میں بـدگمانیاں رکھـنے والے ہیں)دراصل (انہی پر بـرائی کی گـردش ہے ،اللہ ان پـر نـاراض ہوا اور ان پـر لعنت کی ،اور ان کے لـیے دوزخ تیار کی ہے ،یہ لوٹنے کی بہت بری جگہ ہے ۔

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا :

فَعَسَـى اللُّ أَنْ يَـأْتِيَ بِـالْفَتْحِ أَوْ أَمْـرٍ مِنْ عِنْـدِهِ فَيُصْـبِحُوا عَلَى مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ ۔)المائدہ : 52)

بہت ممکن ہے کہ اللہ تعـالیٰ فتح دے دے ،یـا اپـنے پـاس سے کوئی اور چیز لے آئے ،پھـر یہ لـوگ اپـنے دلـوں میں چھپائی باتوں پر نادم ہوں گے۔

اور یہ’’ ممکن بات‘‘ہو کر ہی رہی ،بـڑی تعریـف وسـتائش ہے اس پروردگار کی جس نے مومنین کی فتح وکامیـابی کـو ممکن کر دکھایـا اور اہلکہ بـارے میں نااُمیـدی کے شـکار شـرمندہ وناکـام ہوکر رہے ۔

اسی طرح دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

يَـا أَيُّهَـا الَّذِينَ آمَنُـوا لا تَتَّخِـذُوا الَّذِينَ اتَّخَـذُوا دِينَكُمْ هُـزُوًا وَلَعِبًـا مِنَ الَّذِينَ أُوتُـوا الْكِتَـابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَـاءَ وَاتَّقُوا اللَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۔)المائدہ : 57)

ا ایمان والو! ان لوگوں کو دوست ن بناؤ جو تمار دین کو نسی کھیل بنائ وئ یں خوا ان لوگوں میں س وں جو تم س پل کتاب دئی گئ تھ خوا کفار وں اگر تم مومن و تو ا س ڈرت رو

اس عظیم الشان آیت میں ا تعالیٰ ن مومنوں کو ال کتاب)یود ونصاریٰ (اور ان ک ماسوا دیگر کفار)ندو ،بت پرست ،قبر پرست ،دری ،کمیونسٹ ،جموری ،وغیر وغیر(س دوستی ومحبت کرن س منع فرمایا اور اس بات کی وضاحت فرمائی ک ان س دوستی ایمان ک منافی درج ذیل طویل آیت میں بھی اس بات کو تفصیل س بیان کیا گیا

اتعالیٰ ن فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ،قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ الِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ الُ بِأَمْرِهِ وَالُ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ) التوب: (23-24

ا ایمان والو! اپن باپ بھائیوں کو دوست ن بناؤ اگر و کفر کو ایمان س زیاد عزیز رکھیں تم میں س جو بھی ان س محبت رکھ گا و پورا ظالم)ا نبی (آپ ک دیجئ ک اگر تمار باپ اور تماری اولاد تمار بھائی اور تماری بیویاں اور تمار کنب قبیل اور تمار کمائ وئ مال اور و تجارت جس کی کمی س تم ڈرت و ،اور و حویلیاں)محلات(جنیں تم پسند کرت واگر ی سب تمیں ا اور اس ک رسول اور ا س کی را میں جاد کرن س زیاد عزیز یں تو تم انتظار کرو ک ا تعالیٰ اپنا عذاب ل آئ اتعالیٰ فاسق لوگوں کو دایت نیں دیتا

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اپنے والدین اور بھائیوں جو کسی بھی شخص کے سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں ،ان سے بھی دوستی ومحبت کرنے سے منع فرمایا ہے ۔اگر ان کا دل ایمان سے خالی ہو اور فرمایا کہ کافر باپ ،بھائی سے دوستی رکھنے والا ظالم ہے ۔ذرا غور فرمائیے کہ جو صرف کافر بھائی یا باپ سے محبت کرے تو وہ ظالم ہے اور جو ان کفار ومشرکین سے دوستی کرے جو نہ صرف اس کے دشمن ہیں بلکہ اس کے ماں باپ اور دین کے بھی دشمن ہیں تو کیا وہ ظالم نہ ہوگا ؟کیوں نہیں وہ تو ظالم ترین ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے دوٹوک الفاظ میں واضح کردیا کہ ان تمام مذکورہ بالا آٹھوں طبقات کو ،کافروں سے دوستی کے لئے عذر کے طور پر پیش نہ کیا جائے ۔کیا کسی مسلمان کے لیے جائز ہوگا کہ وہ اپنے باپ یا بھائی سے ڈرتے ہوئے کافروں سے دوستی کرے ؟یا وہ اپنے شہر ،تجارت یا خاندانی تعلقات کی بنا پر ایسا طرز عمل اختیار کرے؟ یا اپنی بیوی سے خوفزدہ ہو کر کسی کافر سے دوستی کرے ؟

نہیں،ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ نے ایسے تمام عذر کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کردئیے ہیں کیونکہ مذکورہ تمام چیزیں عذر)یعنی مجبوری(کے زمرے میں ہی نہیں آتیں ۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ آیت تو جہاد کے متعلق نازل ہوئی ہے جیسا کہ اکثر مفسرین نے کہا ہے اور اس آیت سے کفار سے عداوت کا مسئلہ نکال رہے ہیں ۔تو ہم اس کا جواب دو طرح سے دیں گے ۔پہلا جواب تو یہ ہے کہ جب یہ آٹھوں افراد اشیاء ترک جہاد کے لئے جو ایک فرض کفایہ ہے عذر اور دلیل نہیں بن سکتے تو ظاہر ہے یہ مشرکوں سے عدوات اور دشمنی چھوڑنے کے لیے بدرجہ اولیٰ عذر اور دلیل نہیں بن سکتے ۔کیونکہ مشرکوں سے براء ت اور دشمنی فرض ہے ۔دوسرا جواب یہ ہے کہ آیت بذات خود ہمارے دعوے کے لئے دلیل بن رہی ہے ۔آپ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تمہیں اللہ،اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ عزیز ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کی محبت مشرکوں سے دشمنی اور ان آٹھوں سے ترک تعلق کا تقاضا کرتی ہے ۔اور اس آیت میں اللہ اوراس کے رسول کی محبت کو جہاد سے پہلے بیان کیا گیا ہے ۔

جو انصاف پسند شخص ان دلائل کو سنے گا تو فوراً تسلیم کرلے گا کہ اس آیت میں مشرکین سے دشمنی کا ذکر موجود ہے لیکن اگر کسی شخص کی ہٹ دھری یا تعصب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی بصیرت سلب کرلی ہو تو کبھی مان کرنہیں دے گا ۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ یونس میں فرمایا :

إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ ،وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الأَلِيمَ ۔ (97)

یقینا جن لوگوں کے حق میں آپ کے رب کی بات ثابت ہوچکی ہے وہ ایمان نہ لائیں گے گو ان کے پاس تمام نشانیاں پہنچ جائیں جب تک وہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُوا ۔)الانفال:72)

اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں
کی ،تمہارے لئے ان کی کچھ رفاقت)دوستی (نہیں
جب تک کہ وہ ہجرت نہ کرلیں۔

اس کے فوراً بعد اگلی آیت یہ ہے :
ترجمہ:’’کافر آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ۔
اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ملک میں فتنہ اور زبردست
فساد ہوجائے گا۔)الانفال: (73

اس آیت میں خبر دی گئی ہے کہ کافروں کی طرح
مسلمانوں کو بھی باہمی محبت والفت کے رشتہ کو قائم رکھنا
چاہیے ۔ظاہر ہے کہ جب آپس میں دوستی نہ ہوگی تو کافروں
سے تعلق بڑھے گا جس سے فتنہ وفساد پھیلے گا ۔اس آیت میں
واضح کیاگیا ہے کہ کسی مسلمان کی کافر سے دوستی اس کے
دین کے فتنہ کا سبب بنتی ہے ۔کسی کافر سے دوستی لگاکر
مسلمان حرام امور کا ارتکاب کرتا ہے ،فرائض اسلام کو چھوڑ
بیٹھتا ہے اور شریعت سے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھنے لگتا ہے ۔
غرض کافر سے تعلق صرف دوستی کی حد تک نہیں رہتا بلکہ
اس سے دین ،مال اورمسلمان کی جان تک کو نقصان عظیم
پہنچتا ہے۔

ایک طرف تو صورتحال اس قدر بھیانک ہے ،دوسری طرف
ان فساد وشر پھیلانے والوں کے یہ باطل نظریات کہ مشرکوں کے
ساتھ دوستی سے امن وسلامتی ملتی ہے اور سلامتی کا دروازہ
کھلتا ہے ۔نعوذ باللہ من ذالک ۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا:
وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلا تَتَّخِذُوا
مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّى يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللِ فَإِنْ تَوَلَّوْا
فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا
وَلا نَصِيرًا (النساء:89)
ان کفار کی چاہت تو یہ ہے کہ جس طرح یہ کافر
ہیں تم بھی ان کی طرح کفر کرنے لگو ،اور پھر
)مسلمان کافر (یکساں ہوجاؤ۔جب تک یہ اللہ کی راہ

میں اپنے وطن کو نہ چھوڑیں ،ان میں سے کسی کو حقیقی دوست نہ بناؤ ،پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو انہیں پکڑو اور قتل کرو جہاں بھی یہ ہاتھ لگ جائیں ۔ خبردار!ان میں سے کسی کو بھی اپنا رفیق اورمددگار نہ سمجھنا ۔

اس آیت میں کفار کے متعلق یہ خبر دی گئی کہ ان کی خواہش ہے کہ تم بھی انہی کی طرح کافر بن جاؤ،اور فرمایا کہ جب تک یہ اسلام لانے بعد ہجرت نہ کریں تو ان سے ہرگز دوستی نہ لگاؤ۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ،إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ،لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلا أَوْلادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ،قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللهِ وَحْدَهُ إِلا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لأَبِيهِ لأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللهِ مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۔
)الممتحنہ :(1-4)

اے ایمان والو! میرے اور خود (اپنے) دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ، تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق سے جو تمہارے پاس آچکا ہے ،انکار کرتے ہیں ،)یہ لوگ(پیغمبر ﷺ اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو ،اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے کے لئے اورمیری رضا کے لیے نکلتے ہو)تو ان سے دوستیاں نہ کرو(تم ان کے پاس محبت کا پیغام خفیہ

طور پر بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا ۔تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا یقینا وہ راہِ راست سِ بھٹک جائے گا ۔اگر وہ تم پر کہیں قابوپالیں تو وہ تمہارے کھلے دشمن ہوجائیں گے اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں گے ۔اور یہ دل سے چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ ،تمہاری رشتے داریاں اور تمہاری اولاد تمہیں قیامت کے دن کام نہ آئیں گی ۔اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کردے گا ۔ اور جو کچھ تم کررہے ہو اسے خوب دیکھ رہا ہے ۔)مسلمانو!(تمہارے لئے ابراہیم)ؑ(اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جب ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بیزار ہیں ہم تمہارے عمل کا انکار کرتے ہیں ،اور ہم میں تم میں ہمیشہ کے لئے بغض وعداوت ظاہر ہوگئی ہے ،جب تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ ۔لیکن ابراہیم)ؑ(کی تو اتنی بات اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لئے استغفار ضرورکروں گا اور تمہارے لئے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا بھی اختیار نہیں اے ہمارے رب تجھ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں ۔اور تیری ہی طرف)سب لوگوں (کو لوٹنا ہے ۔

اور اسی سورت میں یہ بھی فرمایا :

إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللُّ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۔)الممتحنہ : (9

اللہ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں لڑی ہیں اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہیں گھروں سے نکالنے میں)کفار (کی مدد کرتے ہیں جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ)قطعًا(ظالم ہیں ۔

اور اسی سورت میں دوبارہ حکم فرمایا:

يَـا أَيُّهَـا الَّذِينَ آمَنُـوا لا تَتَوَلَّوْا قَوْمًـا غَضِـبَ اللُه عَلَيْهِمْ قَـدْ يَئِسُوا مِنَ الآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُـورِ ﴿

(الممتحنہ : 13)

اے ایمان والو! تم ایسی قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہوچکا ہے ، جو آخرت سے اس طرح مایوس ہوچکے ہیں جیسے کہ قبور میں کافر ناامید ہیں ۔

صحاح ستہ میں یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ یہ سورت سیدنا حاطب ؓجو صحابی رسول ﷺ ہیں ،کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے اہل مکہ کو خط لکھ کر خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ مکہ کو فتح کرنے کی تیاری کررہے ہیں،اللہ تعالیٰ نے اس کا انکشاف نبی اکرم ﷺ پر وحی کے ذریعے فرمادیا ،چنانچہ آپ ﷺ نے سیدنا علی ؓکو اُس عورت کے پیچھے روانہ کیا جو خط لے کرجارہی تھی ،وہ خط اس عورت نے اپنے سر کے بالوں میں چھپایا تھا ۔)وہ خط برآمد کرکے نبی اکرم ﷺ کے لایا گیا (اس دوران سیدنا حاطب ؓآپ ﷺ کے پاس آئے ۔آپ ﷺ نے دریافت فرمایا :یہ تم نے کیا کیا ؟انہوں نے حلفیہ بیان دیا کہ یہ کام کفر و ارتداد کی بناء پر نہیں کیا گیا ،بلکہ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ مکہ میں میرا کوئی رشتہ دار نہیں میں نے سوچا کہ اہل مکہ کو کچھ اطلاع کردوں تاکہ وہ میرے احسان مند رہیں اور میرے بچوں کی حفاظت کریں ۔

) آپﷺ نے سیدنا حاطب ؓکی سچائی کی بناء پر انہیں معاف فرمادیا (لیکن بعض صحابہ ؓعنہم نے ان کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا :

وما يدريک ان اللہ اطلع على اہل بدر ، فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم

’’تمہیں کیا معلوم نہیں ،اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے بارے میں فرمادیا ہے کہ تم چاہے جو بھی عمل کرو ،میں نے تمہیں بخش دیا ہے ۔‘‘

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر وہ ’’بدری صحابی ‘‘نہ ہوتے تو اس خط کی بناء پر قتل کردئیے جاتے ۔اس سورت میں

اس کے شانِ نزول کے علاوہ بھی کئی دلائل موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار سے عداوت رکھنا لازمی امر ہے ۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اللہ کے دشمنوں سے دوستی کرنے سے روکا ہے کیونکہ کفار اللہ تعالیٰ سے عداوت رکھتے ہیں ،اسی باعث وہ ہمارے بھی دشمن ہیں ،اس بات کو ایک مثال کے ذریعے سمجھئے:

ایک مثال :

مثال کے طور پر آپ کسی کے ملازم ہیں ،تمہارا مالک ہر طرح سے خیال رکھتا ہے ،وہ تمہاری ضروریات وفوائد کے حصول اورمصائب وتکالیف کو دور کرنے کا ذریعہ ہے ،کچھ لوگ تمہارے مالک کے دشمن ہیں ،کیا تمہاری عقل کے نزدیک یہ درست ہوگا کہ تم اپنے مالک کے دشمنوں کو دوست بناؤ؟اگرچہ تمہیں ان سے دوستی کرنے سے روکابھی نہ گیا ہو ؟اور اگر تمہیں سختی سے منع کردیا جائے اور تمہارا آقا تمہیں اپنے دشمنوں سے دوستی کرنے پر اپنی ناراضگی اور سزا دینے کا اظہار کرے اور تمہیں فوائد کے بجائے نقصان پہنچانے کا اظہار کرے تو کیا پھر بھی تم اس سے دوستی کروگے ؟؟ اور اگر وہ تمہارے مالک کے ساتھ تمہار ابھی دشمن ہو تو کیا اس کو اپنا دوست بناؤگے ؟ اسی طراح اگر تم ان تمام خطرات کے باوجود کفار سے دوستی کرنے سے باز نہ آؤگے تو تم سے بڑا ظالم اور کم عقل کوئی نہ ہوگا۔

سورہ ممتحنہ کاترجمہ وتشریح

زیر نظر سطور میں ہم سورہ ممتحنہ کی ابتدائی آیات کی مختصر وضاحت رقم کررہے ہیں ،فرمان باری تعالیٰ ہے ’’تلقون الیھم بالمودۃ‘‘ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو‘‘۔ آیت کریمہ کا یہ حصہ شبہات کے شکار لوگوں کو غلط ثابت کرنے کے لیے کافی ہے جو لوگ اس بات سے انکاری ہیں کہ ہم مشرکین سے دوستی ومحبت نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ایسا کام نہیں کرتے حالانکہ)وہ ایسا کہنے کے باوجود(اہل باطل کی اپنے مالوں کے ذریعے مدد کرتے ہیں ،اور اپنی زبان

)وقلم (کے ساتھ ان پر الزامات واعتراضات کا دفاع کرتے ہیں۔اور مسلمانوں کے خفیہ رازوں کو کفار پر آشکاراکرتے ہیں ۔ذرا سوچئے کہ اس آیت میں تو ا س خط کا ذکر نہیں جس کی وجہ سے یہ سورت نازل ہوئی ہے ۔اور جس کو اللہ تعالیٰ نے ''محبت کے پیغام''سے تعبیر فرمایا ہے ۔یہ آیت تو بہت واضح ہے ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشا د ہے :'')یہ کفار (اس حق کا جو تمہارے پاس آچکا ،انکار کرتے ہیں۔)یہ لوگ(پیغمبر اور خود تمہیں اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو ۔''

اس آیت میں ان اہم وجوہات کا ذکر ہے جن کی وجہ سے کفار سے عداوت لازمی قرار پائی ان وجوہات میں کفار کا اللہ کے نازل کردہ حق)قرآن (کا انکار اور رسول اللہ ﷺ ومومنین کو محض ایمان باللہ کی وجہ سے جلاوطن کرنا شامل ہیں ۔جو مسلمان ایسے کفار سے دوستی کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے کی وعید سناتے ہوئے فرماتا ہے :''اور تم میں سے جو اس کام میں)کفار سے دوستی (کرے گا یقینا وہ راہِ راست سے بھٹک جائے گا ''۔یعنی جو شخص اللہ کے دشمنوں سے دوستی کرے گا اور ان کی طرف محبت بھرے پیغام بھیجے گا ِخفیہ تعلقات قائم کرے گا ،وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے اور راِہ راست کو چھوڑ چکا ہے ۔

اس سورت کی دوسری آیت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :''اگر وہ کہیں تم پر قابو پالیں تو وہ تمہارے کھلے دشمن ہوجائیں گے اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کرنے لگ جائیں گے ۔

یعنی اگر یہ کفار مسلمانوں پر غالب آگئے تو مسلمانوں کو سخت عذاب سے دوچار کریں گے ۔اور مسلمانوں کے خلاف ظلم وتشدد اور قتل وگارت گری سے باز نہیں آئیں گے ،اگرچہ یہ مسلمان کفار سے دوستی اور)خفیہ خط وکتابت(کے ذریعے تعلقات کے دعوے دار ہوں ۔یہ کفار نہ تو کبھی مسلمانوں سے خوش ہوں گے اور نہ ہی اپنے شر سے ان کو بچائیں گے ۔حتیٰ کہ یہ)نام نہاد

(مسلمان اپنے دین کو چھوڑ کر کفار کے مذہب کو اختیار نہ کرلیں ۔اسی بارے میں فرمان الٰہی ہے :’’یہ کفار دل سے چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ‘‘۔دوسرے مقام پر فرمایا :)اے نبی (تم سے یہود ونصاریٰ ہر گز راضی نہ ہوں گے حتی کہ تم ان کے دین کی اتباع کرنے لگ جاؤ۔)تاریخ اسلام اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ کفارنے کبھی غداروں کو اپنے ہاں پناہ نہیں دی بلکہ ان کو غدار ہی سمجھا ہے ۔سقوطِ بغداد اور سقوطِ غرناطہ کے ذمہ دار غدار مسلمانوں کا حشر سارا عالم اسلام جانتا ہے)ازمترجم((

سورہ ممتحنہ کی تیسری آیت کریمہ میں فرمایا :’’تمہاری رشتہ داریاں اور اولاد تمہیں قیامت کے دن کام نہ آئیں گی ‘‘۔اس آیت میں وضاحت کی گئی ہے کہ کسی مسلمان کا کوئی رشتہ دار یا اولاد میں سے کوئی مشرک ہے تو پھر بھی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ مشرک رشتہ داروں سے دوستی قائم کرے ۔جیسا کہ سیدنا حاطب ؓنے عذر پیش کیا کہ ا ن کی اولاد مکہ میں موجود تھی اور رشتہ داری بھی تھی)اور ان کو کفار کے شر سے بچانے کی کاطر یہ اقدام کیا(مگراللہ تعالیٰ نے ان کے عذر کو قبول نہیں فرمایا کیونکہ ہر مسلمان کے لیے فرض ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے سب سے زیادہ محبت کرے ۔کامل ایمان کا حصول اسی وقت ممکن ہے جب کوئی مسلمان اپنی اولاد ،ماں باپ بلکہ ساری کائنات سے بڑھ کر اللہ اور ا س کے رسول ﷺ سے محبت کرے ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’’تمہاری اولاد اور تمہارے رشتہ دار تم کو عذاب الٰہی سے نجات نہیں دلاسکتے ‘‘۔تو پھر تم ان کو کیوں حکم الٰہی سے مقدم ٹھہراتے ہو ؟کیوں ان کی وجہ سے اللہ کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہو ؟اللہ تعالیٰ تمہارا واقفِ حال ہے ،وہ تمہارے اقوال ،اعمال اور نیتوں سے خوب واقف ہے ۔

اس آیت کے بعد بیان فرمایا کہ مومنین سے دوستی کرنے اور کفار سے ترک تعلق کرنے کا حکم صرف امت محمدیہ کیلئے نہیں بلکہ یہ تو ایسی صراط مستقیم ہے جس پر تمام انبیاء ورسل گامزن رہے ہیں ۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے :’’)اے مسلمانو!(تمہارے لیے ابراہیم ؑاور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ عمل ہے ،جب ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن کی

تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ،سب سے بیزار ہیں ہم تمہارے عقائد کے منکر ہیں ،جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ،ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے بغض وعداوت رہے گی........‘‘۔
اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم ابراہیم خلیل اللہ اور ان کے ساتھیوں کے اس قول کی پیروی کریں جب انہوں نے کہا کہ ہم مشرکوں اور ان کے معبودانِ باطلہ سے بیزار ہیں ۔ذرا سوچئے ! کہ جب ہر مسلمان پر لازمی ہے کہ وہ یہ بات اپنے درمیان بسنے والے مشرکوں کو کہے !تو کیا ان کفار سے اظہار برأت کرنا زیادہ اہم ،ضروری اور فرض نہ ہوگا جو ہمارے دشمن بھی ہیں ؟اور اس آیت میں ایک اہم نکتہ بھی موجود ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ا س آیت میں غیر اللہ کی پوجا کرنے والے مشرکین سے اظہار برأت کرنے کو بتوں سے اظہار برأت کرنے پر مقدم فرمایا ہے۔ کیونکہ کچھ لوگ بتوں سے نفرت کرتے ہیں مگر ان کے پجاری مشرکین سے نفرت کا اظہار نہیں کرتے ۔حالانکہ ایسا کرنے سے دشمنی کے تمام تقاضے پورے نہیں ہوتے ۔اگر کوئی مشرکوں سے نفرت کا اظہار کرے گا تو ان کے معبودانِ باطلہ سے اظہار برأت خود بخود ہوجائے گا ۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَى أَلا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴿)مریم:(48

’’)ابراہیم ؑنے کہا(میں تمہیں بھی اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو سب کو چھوڑ رہا ہوں ۔میں صرف اپنے رب کو پکارتا رہوں گا۔مجھے یقین ہے کہ میں اپنے رب سے دعا مانگنے میں محروم نہ رہوں گا‘‘۔

اس آیت میں بھی مشرکوں سے دوری اختیارکرنے کوان کے معبودوں سے مقدم رکھا گیا ہے ۔سورۂ مریمٔ ی کی دوسری آیت میں ہے :

ترجمہ: لہٰذا جب ان مشرکوں سٰ دوری اختیار کی اور جن کی یہ اللہ کے علاوہ عبادت کرتے تھے)ان سے بھی جدا ہوگئے(۔

اور اسی طرح سوۂ کہف)آیت نمبر (۱۶میں موجود ہے ۔ان تمام آیات میں مشرکوں کو ان کے معبودوں سے مقدم کیا گیا ہے ۔

آپ ان اہم نکات پر غور فرمائیے !یہ نکات اللہ کے دشمنوں سے عداوت کے دروازے کھولتے ہیں ۔کتنے ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خود تو شرک نہیں کرتے مگر مشرکوں کو اپنا دشمن بھی نہیں سمجھتے ،حالانکہ تمام انبیاء ورسل کے متفقہ دین)کفار سے دشمنی (کو چھوڑ کر مسلمان نہیں بناجاسکتا ۔

) آج ہمارے دور میں آپ کو بڑے مشرک ملیں گے جیسے قبروں ،ولیوں ،تعزیوں وغیرہ کو پوجنے والے جن کا شرک بہت واضح ہے ۔مگر بہت سارے شرک نہ کرنے والے موحد ان لوگوں سے بغض وعداوت اور دشمنی نہیں رکھتے جو ضروری ہے ۔)مترجم((

سورۂ ممتحنۂ کی چوتھی آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :’’ابراہیم ؑنے فرمایا :ہم تمہارے)عقائد کے(منکر ہیں ،جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ،ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے بغض وعداوت ظاہر ہوگئی‘‘ ۔ابراہیم ؑکے اس فرمان پر غور کیجئے !اس آیت میں دشمنی کو بغض ونفرت پر مقدم رکھا گیا ہے ۔کیونکہ دشمنی کرنا نفرت سے زیادہ اہم ہوتی ہے ۔کوئی شخص بعض اوقات مشرکین سے بغض تو رکھتا ہے مگر دشمنی نہیں کرتا ۔مکمل دشمنی کے تقاضے اسی وقت پورے ہوتے ہیں جب دشمنی اور بغض دونوں یکساں طور پر ہو اور ساتھ ساتھ یہ دشمنی کھلم کھلا واضح اور روزِ روشن کی طرح عیاں ہو۔

اس بات کا علم بھی ضروری ہے کہ جب بغض صرف دلی جذبات تک محدود ہو اور اس کے آثار واضح نظر نہ آئیں تو کچھ فائدہ نہیں ہوتا ۔فائدہ اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب بغض کے ساتھ ظاہری دشمنی ،عدوات اور نفرت شامل ہو ۔تب ہی کہا جاسکتا ہے کہ بغض اور دشمنی ظاہر اور واضح ہے ۔مگر جب تم دیکھو کہ دوستی بھی جوں کی توں قائم ہے اور قطع تعلق بھی نہیں ہے تو یہ روش بغض ونفرت کے نہ ہونے پر دلالت کرتی ہے ۔اگر آپ اس نکتہ پر غور فرمائیں گے تو بہت سے شکوک وشبہات رفع ہوجائیں گے ۔سورۂ ممتحنۂ کی آیت نمبر ۹ میں بیان کیا گیا ہے کہ ’’اللہ صرف تمہیں ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں لڑی ہیں اور

تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہیں گھروں سے نکالنے میں)کفار کی (مدد کی ہے ۔جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ)یقینا (ظالم ہیں‘‘اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفار سے ترکِ تعلق اور ترکِ دوستی کا ذکر فرماتے ہوئے ان وجوہات کو بیان فرمایا ہے جن کے باعث کفار سے دشمنی کرنی پڑی ۔ان وجوہات میں اہم ترین یہ ہیں کہ یہ کفار مسلمانوں سے محض ان کے دین اسلام کی وجہ سے لڑائی کرتے ہیں ۔یعنی تمہارے دین سے ان کی دشمنی نے ان کو تمہارے خلاف جنگ وجدل پر ابھارا ہے ان کا دوسرا مقصود یہ ہے کہ وہ مومنین کوان کے وطنوں سے نکال باہر کرتے ہیں ۔اور ایسا کرنے والوں کی مدد بھی کرتے ہیں ۔جو شخص ان اہم وجوہات کے باوجود ان سے دوستی کرے گا وہ تو بڑا ظالم ہوگا ۔

) اسرائیل کے یہودیوں نے فلسطین کے مسلمانوں کو جلاوطنی پر مجبور کیا ہوا ہے جبکہ امریکہ یہودیوں کی ہر طرح سے مدد کرتا ہے ۔ (

یہ آیت اس بات کی اہم دلیل ہے کہ کفار سے دوستی ایمان کے منافی ہے)وہ دلیل یہ فرمان ہے کہ ’’انما ینھاکم ‘‘میں ’’انما‘‘حصر کافائدہ دیتا ہیت اور واضح انکار کو بیان کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے صرف تین وجوہات کو ذکر کرکے لفظ ’’انما‘‘کلمہ حصر بیان فرمایا ہے یہ ایک اہم لفظ ہے(۔

اسی سورہ ممتحنہ کی آیت نمبر ۱۳میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ایسے لوگوں کی دوستی سے منع فرمایا ہے جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا ہے لہٰذا کسی مومن کو زیب نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے لیے جائز ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی کرے جو ایسے کام کرتے ہیں جن سے اللہ ناراض ہوتا ہے ۔کیونکہ ان سے دوستی ایمان کے منافی ہے ۔

ایک توجہ طلب مسئلہ

زیر نظر سطور میں ایک اہم مسئلہ کا تذکرہ کئے دیتے ہیں جس سے خبردار کرنا ضروری تھا تاکہ مشرکوں کے دین سے کامل اجتناب اور دوری اختیار کی جاسکے ۔

اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

> (اے محمد) (’’آپ سے یہود ونصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں ۔آپ کہہ دیجئے اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے ۔اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تواللہ کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی مددگار ‘‘۔

شیخ الاسلام ؒفرماتے ہیں :

> غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے کفار کے دین ومذہب کے بارے میں کیا کیا خبریں بیان فرمائی ہیں اور کفار کی حرص وخواہش کی پیروی سے منع فرمایا ہے ۔کیونکہ کفار اس وقت تک مسلمانوں سے راضی نہیں ہوتے جب تک ان کے دین وملت کی مکمل اتباع نہ کی جائے ۔کفار کی خواہش یہ ہے اور ادھر مسلمانوں کو ان کی چھوٹی بڑی کسی بھی خواہش کی اتباع سے منع فرمایا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون ؑکو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

> فَاسْتَقِيمَا وَلا تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ ﴿)یونس :(89
>
> اور تم استقامت اختیارکرو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جن کو علم نہیں ۔

اورسورۂ اعراف ۱۴۲ میں بیان کیا گیا ہے :

وَقَالَ مُوسَى لأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ

موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میرے بعد ان کا انتظام رکھنا اور اصلاح کرتے رہنا اوربدنظم لوگوں کی رائے پر عمل مت کرنا ۔)الاعراف:(142

شیخ الاسلام ؒفرماتے ہیں :

’’کفار اور مشرکین کی مشابہت سے منع کرنے والی دلیلوں میں سے بعض دلائل مذکورہ بالا ہیں ۔شیخ الاسلام ؒسابقہ کلام کے اسرار ورموز کو بیان فرماتے ہوئے وضاحت کرتے ہیں کہ کفار کی ظاہری مشابہت سے اس لئے منع نہیں کیا کہ ظاہری مشابہت خفیہ دوستی اورمحبت کی علامت ہے بلکہ منع کرنے کی اہم وجہ یہ ہے کہ یہ مشابہت انسان کو کفر اور معصیت کی طرف لے جاتی ہے ۔

کفا رکی دوستی سے منع کرنے اور ان کی مشابہت اختیار نہ کرنے کا اہم سبب یہی کفر اور معصیت ہے۔جب آپ ان وجوہات واسباب سے واقف ہوجائیں گے تو یہ بھی جان لیں کہ عوام الناس میں سے اکثریت کس حد تک کفار ومشرکین کی دوستی کی دلدل میں اترچکی ہے۔اسی باعث تو اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی اطاعت بلکہ ان کی خواہشات کی پیروی سے بھی روکا تھا ۔مگر جس بات سے ڈرایا جارہا تھا لوگ اسی میں مبتلا ہوگئے اور ہلاکت وگمراہی کے گڑھے میں گر پڑے ۔حقیقت یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی سیدھے اور درست راستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے ۔

اللہ کے دشمنوں سے دوستی یا...........؟

شیخ الاسلام محمدبن عبدالوہاب ؒ

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com